جمعرات | 28-مارچ 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 72 | جمعرات 8 ذی قعدہ 1416ھ 28 امان 1375ھش 28 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب' دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 640)

ایک ضروری اعلان

احباب کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ مورخہ یکم اپریل 1996ء بروز سوموار سے یورپ اور امریکہ کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات روزانہ چوبیس گھنٹے (Round the Clock) کے لئے شروع ہو رہی ہیں۔

اس تاریخی موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اس مبارک تقریب کا افتتاح مورخہ یکم اپریل کو لندن وقت کے مطابق شام چھ بجے (پاکستانی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے) فرمائیں گے۔

پاکستان میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ناظرین کے لئے مورخہ 2-اپریل بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے اس تقریب کی ریکارڈنگ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہو گی۔ (ناظر اشاعت)

نکاح

○ مکرم انجینئر مبشر احمد صاحب یونیورسٹی آف ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (ر) سٹیشن ماسٹر دار البرکات ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ سعیدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر مورخہ 18-مارچ 1996ء کو مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے بیت راجیکی میں بعد عصر پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان داخلہ ایم فل / پی-ایچ-ڈی

○ بیسک (Basic) میڈیکل سائنس انسٹی ٹیوٹ جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سینٹر کراچی نے مندرجہ ذیل مضامین میں ایم فل / پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اناٹومی۔ فزیالوجی۔ بایو کیمسٹری۔ پیتھالوجی۔ مائیکروبیالوجی۔ فارماکالوجی' کم سے کم تعلیمی معیار میں M.B.B.S ہونا لازمی ہے اس کے علاوہ مندرجہ بالا مضامین میں ماسٹرز کرنے والے طلبہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30-اپریل 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

محبتِ الٰہی کی وجہ سے مالی قربانی کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جن قوموں نے مال کے سودے کرنے ہیں اور قربانیاں کرنی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کی باریک راہوں کو دیکھیں اور سمجھیں اور اپنی قربانی کی سب سے زیادہ قیمت لیں۔ اور اللہ کی محبت قربانی کی سب سے زیادہ قیمت ہے۔ اسی کے نتیجے میں انسان "بر" بنتا ہے۔ "بر کریم" ایسا جو واقعتہً "معزز ہو جاتا ہے اور دنیا کے معاملات میں بھی وہ معزز کہلاتا ہے۔ پھر اس کے دنیا سے سلوک بھی کریمانہ ہو جایا کرتے ہیں۔ پس اللہ کرے کہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ مالی قربانی والے ایسے پیدا ہوں۔ جو محبت الٰہی کی وجہ سے قربانی کریں اور ایسے اموال پیش کریں جو چاہتے ہوں کہ محبت ہو تو پیش کئے جائیں ورنہ نہ پیش ہو سکیں۔ اب وہ لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیاوی طور پر بہت حصہ پاتے ہیں۔ امیر ہو جاتے ہیں اب ان کا مال کی محبت کا معیار بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ ایک غریب آدمی کی مال سے محبت جو ہے وہ اگر اس کو ہزار روپیہ ملتا ہے یعنی آج کل کے زمانے میں پاکستان میں تو ہزار بھی ایک غربت کا نشان ہے' اس میں اگر وہ سو بھی دے تو بہت بڑی قربانی ہے۔ کیونکہ وہ جو ہزار ہے وہ اس کی روزمرہ کی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔ اس لئے سو کی بحث نہیں رہی یہ بحث ہے کہ جو مال پیش کر رہا ہے اس سے محبت ہے کہ نہیں اور ضرورت مند سے زیادہ کون مال سے محبت کر سکتا ہے۔ پس جتنا غریب ہو اتنا ہی اس کا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اس آیت کا پیغام ہے جو بہت ہی لطیف ہے کہ تم وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے پھر خواہ تھوڑا بھی ہو اگر محبت زیادہ ہے تو اجر محبت کے نتیجے میں ملے گا نہ کہ مال کی مقدار دیکھ کر دیا جائے گا۔ پس اس نے بڑے اور چھوٹے کو کس طرح دیکھیں ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اور غریب کے لئے بھی کوئی شکوے کی اور حسرت کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ جتنا غریب اتنا ہی تھوڑے سے مال سے اس کی محبت زیادہ' جتنی محبت زیادہ اتنا ہی اس کا خرچ خدا کے نزدیک زیادہ مرغوب اور مقبول اور اتنا ہی بڑا محبت کا اجر اسے عطا ہو گا۔

پس بظاہر فرق ہیں امیر اور غریب میں لیکن اللہ تعالیٰ کا جو نظام جاری ہے وہ ہر فرق کو مٹا دیتا ہے۔ اور آخری فیصلہ ایک شخص کے دلی تعلق ہی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ تان ٹوٹتی ہے تو اس کی نیت کے اچھے یا بد ہونے پر ٹوٹتی ہے۔ اور باقی جو چیزیں ہیں خرچ یہ ایک ظاہری سا ایک نسبتاً ایسا نظام دکھائی دیتا ہے جو بنیادی اہمیت نہیں رکھتا۔ بنیادی اہمیت اس تعلق ہی کی رہتی ہے جس تعلق کے نتیجے میں آپ مال خرچ کرتے ہیں یا جس کی کمی کے نتیجے میں آپ ہاتھ روک لیتے ہیں۔

(از خطبہ 25-اگست 1995ء)

تقویٰ بڑی چیز ہے۔ خوارق کا صدور بھی تقویٰ ہی سے ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

28- امان 1375 ھش — 28 - مارچ 1996ء

خدا کی معرفت طلب کریں

یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو دعا کی درخواست کرتے ہیں یوں لگتا ہے کہ دعا کی درخواست کرنا ہمارے لئے ایک لازمی سا امر ہو گیا ہے۔ بے شک اپنے دل میں اس وقت کوئی بات بھی نہ ہو جس کے لئے دعا کروانی ہے لیکن زبان پر یہ الفاظ ضرور آ جاتے ہیں کہ دعا کی درخواست ہے۔ اس سے کم از کم اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ہماری توجہ خدا کے فضل سے ہر وقت خدا کی طرف رہتی ہے اور ہم جانتے ہیں اور اس بات کو پوری طرح پہچانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہر کام سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی ہمیں ہرگز بھولنی نہیں چاہئے۔ کہ دعا حقیقی طور پر اس وقت ہوتی ہے جب انسان کے دل میں اضطراب پیدا ہو۔ اگر کسی بات کے متعلق دل میں اضطراب ہی پیدا نہیں ہوا تو یقیناً نہ دعا کا مزا آئے گا نہ دعا کا نتیجہ سامنے آ سکے گا۔ اضطراب پیدا کرنے کے لئے جس شخص سے بھی کہا جائے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے آپ اپنے حالات سے اسے آگاہ کریں۔ اور بتائیں کہ فلاں بات کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ جب وہ حالات کو جان کر دعا کرے گا تو یقیناً اس کی دعا میں اضطراب ہو گا۔ یہ اضطراب اتنا ضروری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ یہی ایک ایسی بات ہے جو اثر پیدا کرتی ہے اگرچہ ہے تو مشکل۔ اضطراب کا پیدا کرنا کوئی آسان بات نہیں اور اگر یہ آسان بات نہیں ہے تو یقیناً دعا بھی کوئی ایسی آسان چیز نہیں۔ حضرت صاحب نے اسے موت کے نام سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعے کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجے کا اضطراب ہوتا ہے اور وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے۔ اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہو گی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

جہاں تک دعا کی قبولیت کا سوال ہے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر یہ یقین رکھے کہ وہ اس کی ہر دعا قبول کرتا ہے اگرچہ بظاہر اسے قبول ہوتی نہ بھی نظر آئے تو اسے اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالیٰ نے وہ دعا قبول کر لی ہے۔ یا کسی شر سے بچا لیا ہے یا کوئی بہتر چیز عطا کر دی ہے۔ اگر وہی چیز نہ بھی عطا ہو اور انسان شر سے بچ جائے اور اس سے زیادہ بہتر کوئی چیز اسے حاصل ہو جائے تو اسے اور کیا چاہئے پس اضطراب کے ساتھ دعا کی جائے اور دعا کے وقت یہ یقین رکھا جائے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو دعائیں کرنا ہمارے لئے انتہائی مفید ہے ان میں سے سب سے اعلیٰ دعا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان

۴۴

۴۵

کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلے کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔"

حضرت صاحب کے اس ارشاد سے ایک بات نہایت واضح ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ اگر کسی دعا کے یقینی طور پر قبول کئے جانے کا امکان ہو تو وہ خدا تعالیٰ کی معرفت طلب کرنے کی دعا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام دعائیں ایسی ہیں کہ انسان کے دل میں کبھی نہ کبھی یہ بات آ سکتی ہے کہ میں نے کچھ مانگا تو تھا لیکن ملا نہیں۔ دعا تو کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرے اور اس سے دعا کرے کہ اس کی معرفت مل جائے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ دعا یقیناً قبول ہوتی ہے اور انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ سے قریب سے قریب تر ہونے لگتا ہے تو دعا پر اس کا یقین بڑھتا ہے اور اس کی دعائیں پہلے سے زیادہ قبول ہونے لگتی ہیں۔ پس یہ دو باتیں ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئیں ایک تو خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے دوسرے اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرنے کے لئے دعا کی جائے۔ اس میں باقی دعائیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ باقی ضروریات بھی اسی ایک ضرورت کے پورا ہونے کے نتیجہ میں پوری ہونے لگتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہر وقت اس کی طرف اپنا دھیان لگائے رکھیں اسی سے مدد طلب کریں اور اسی سے اس کو بھی طلب کریں یعنی اس کی معرفت طلب کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میں نے کچھ بھی نہیں کیا نہ سہی
آپ نے کچھ نہیں دیا نہ سہی
ہے وجود و عدم کی ہمرنگی
جی کے بھی میں نہیں جیا نہ سہی

ابو الاقبال

○

میری آنکھوں سے اشکوں کے تارے گرے
راہِ الفت کی ظلمات بڑھنے لگیں!
آرزوؤں کے رہرو ٹھٹک سے گئے
بُعدِ منزل کا احساس مٹتا نہیں

ہر مصیبت کی عشرت گریزاں رہی
راحتوں کے غم و ہم رہے ہمسفر
صحنِ گلشن میں ہم پھول چنتے رہے
یعنی کانٹوں سے الجھے رہے عمر بھر

شمع جلتی رہی رات ڈھلتی رہی
لمحہ لمحہ گزرتی رہی زندگی
قُربِ منزل کے آثار ظاہر ہوئے
چھا گئی ہر طرف موت کی خامشی

موت ہر اِک مسافت کا انجام ہے
موت منزل کا ہی دوسرا نام ہے

نسیم سیفی

خلافت لائبریری
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں بطرز سوال و جواب مطبوعہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی میں لکھا ہے۔

سوال۔ ابو جہل کا قتل کس طرح ہوا۔

جواب حضرت عبدالرحمان بن عوف سے روایت ہے کہ جب عام جنگ شروع ہوئی تو میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے میرے پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے بڑی رازداری سے پوچھا گویا وہ دوسرے سے اپنی بات مخفی رکھنا چاہتا تھا کہ چچا وہ ابو جہل کہاں ہے جو مکہ میں آپ کو دکھ دیا کرتا تھا۔ میں نے خدا سے عہد کیا ہوا ہے کہ میں اسے قتل کروں گا۔ یا قتل کرنے کی کوشش میں مارا جاؤں گا۔ میں نے ابھی اس کا جواب نہ دیا تھا کہ دوسری طرف سے دوسرے نے بھی اسی طرح آہستہ سے یہی سوال کیا میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابو جہل ہے۔ میرا اشارہ کرنا تھا کہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے۔ اور اس تیزی سے وار کیا کہ اس کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے اور وہ خاک کا ڈھیر ہو گیا۔

سوال سلطنت روم کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کیا تھی۔

جواب آنحضرت ﷺ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ آپ نے خدا سے الہام پا کر یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ اس جنگ میں ابتداً روم کو نیچا دیکھنا پڑے گا۔ لیکن بالآخر اسے فارس پر فتح ہو گی اور تین سال سے نو سال کے عرصہ تک روم غالب آجائے گا۔ یہ پیش گوئی اس وقت کی گئی تھی کہ جب فارس کی افواج روم کو دباتی چلی جاتی تھیں۔ اور بہت سے رومی علاقے فارس نے چھین لئے تھے۔ آپ کی پیش گوئی کے مطابق ابھی نو سال نہیں گزرے تھے کہ روم نے فارس کو شکست پر شکست دے کر اپنا سارا علاقہ واپس چھین لیا اور جنگ کا اختتام روم کی فتح پر ہوا۔ اسی زمانہ میں قریش مکہ کو جنگ بدر میں زبردست شکست ہوئی اس طرح مسلمانوں کے لئے دو خوشیاں جمع ہو گئیں۔ اور قریش مکہ کے لئے دو ماتم۔

سوال آنحضرت ﷺ نے غلاموں کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کی تعلیم فرمائی۔

جواب دنیا میں غلامی کی ابتدا جنگ سے ہوئی۔ جب دو قبیلوں یا دو قوموں یا دو ملکوں کے درمیان کسی وجہ سے جنگ چھڑتی تھی تو مفتوحین کو قید کر کے غلام بنا لیا جاتا تھا۔ ان کے سارے مرد قتل کر دیئے جاتے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیتے تھے۔ اور ان سے مختلف قسم کے کام اور محنتیں لی جاتی تھیں۔ لیکن جب مزدوری کا مسئلہ پیدا ہوا تو مردوں کو بھی قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ غلام بنا لیا جاتا تھا۔ پھر ان سے ملکی، قومی اور انفرادی کاموں میں جبری محنت لی جاتی تھی۔ اس طرح آہستہ آہستہ یہ طریق وسیع ہو گیا اور غلامی تمدن اور معاشرت کا ایک ضروری حصہ بن گیا۔ غلام کو باقاعدہ مالک کی ملکیت سمجھا جانے لگا۔ بحیثیت مجموعی ان کی حالت جانوروں سے بڑھ کر نہیں تھی۔ انہیں نہایت حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا تھا جیسا بھی ظالمانہ سلوک چاہتے ان سے کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غلاموں کی اولاد بھی مالک کی ملکیت تصور کی جاتی تھی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا غلاموں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔ غلام کا آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

آپؐ نے صرف غلاموں کی حالت کو ہی بہتر نہیں بنایا بلکہ آئندہ کے لئے غلامی کے ناجائز اور ظالمانہ طریق کو منسوخ کر دیا۔ آپ نے غلاموں کی حالت کو بہتر بنانے اور ان کی آزادی کی تحریک جاری کرنے اور اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے میں نہایت شاندار لائحہ عمل پیش فرمایا۔

آپؐ نے اس اصلاحی کام کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک حاضر الوقت غلاموں کی اصلاح اور ان کی آزادی کا کام۔ دوسرے آئندہ کے لئے اصولی احکامات۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوئی غلام آجائے جو اس کا قریبی رشتہ دار ہو تو وہ خود بخود آزاد سمجھا جائے گا۔ آپؐ نے ایسا بیان فرمایا کہ مالک اور آزاد شدہ غلام کے درمیان ایک قسم کا رشتہ اخوت مستقل طور پر قائم رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی آزاد شدہ غلام لاوارث مرجائے تو اس کا ترکہ اس کے سابق مالک کو ملے گا۔ اس طرح ایک دوسرے کے متعلق حق وراثت قائم کیا۔ آپؐ نے فرمایا تمام غلام تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ جو خود پہنو ان کو پہناؤ۔ ان کو ایسا کام نہ دیا کرو جو ان کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اگر کوئی ایسا کام دو تو پھر اس کام میں خود ان کی مدد کرو"۔

آپؐ غلاموں کے حقیقی دوست تھے آپؐ کا کام اصلاح کرنا تھا نہ کہ نمائش آپؐ نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جو ملک کی ترقی اور تمدن میں ضرر رساں ہو۔ آپؐ نے فرمایا "اے مسلمانو نماز اور غلاموں کے متعلق میری تعلیم نہ بھولنا۔ اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان نہ صرف اپنے ہاتھ آئے ہوئے غلاموں کو کثرت سے آزاد کرتے تھے بلکہ خاص اس نیت اور ارادے سے غلام خریدتے تھے کہ ان کو خرید کر آزاد کر دیں۔ غلاموں کے لئے مکاتبت کا طریق رائج فرمایا جس کا ذکر سورۃ نور میں ہے۔ مکاتبت کا یہ طریق غلاموں کی آزادی کے انتظام کا بنیادی پتھر تھا۔ اس طرح آزاد شدہ غلاموں کے لئے ترقی کے دروازے کھلتے تھے۔

آپؐ نے تمام غلاموں کو یکلخت آزاد کرنے کا حکم نہیں فرمایا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس کا مطلب تھا کہ ان کو ایک بے سہارا اور غیر محفوظ حالت میں چھوڑ دیا جاتا جو ان کے لئے کئی لحاظ سے خطرناک ہو سکتا تھا۔ اور یہ اخلاقی تباہی اور ملک و قوم میں بے چینی اور بدامنی کا باعث بن سکتا تھا۔

سوال جنگی قیدیوں کے متعلق اسلام نے کیا تعلیم دی

جواب جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ تین آیتوں میں آتا ہے۔ جن میں دو خاص جنگی قیدیوں کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنی کمزوری اور دشمن کی طاقت کے خیال سے یا فدیہ کے ذریعے اپنے مالی حالات کو مضبوط بنانے کی غرض سے دشمن کے قیدی پکڑنے کے معاملہ میں جلدی اور بے احتیاطی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ مسلمانوں کو صرف اس صورت میں قیدی پکڑنے کی ضرورت ہے کہ میدان جنگ میں عملاً دشمن سے مقابلہ ہو اور لڑائی کے بعد قیدی پکڑے جائیں قیدیوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے تین طریق بیان فرمائے ہیں نمبر۱ بطور احسان چھوڑ دینا نمبر دو فدیہ لے کر چھوڑ دینا۔ فدیہ کی تین صورتیں بتائی ہیں

(الف) نقد فدیہ خواہ وہ یکمشت اور فوری ادائیگی کی صورت میں ہو۔ یا مکاتبت کے اصول پر مبنی ہو۔

(ب) مسلمان قیدیوں کے ساتھ تبادلہ

(ج) کوئی مناسب خدمت لے کر چھوڑ دینا۔

(3) قید کی حالت کو ہی جنگ کے اختتام تک لمبا کر دینا اور جنگ کے اختتام سے اس کا کامل اختتام مراد ہے۔

جنگی قیدیوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق کسی حالت اور صورت میں قتل کرنا جائز نہیں۔ قیدی عورتوں کے متعلق فرمایا کہ "اگر ان کے آزاد ہونے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو تو مسلمانوں کا رشتہ نکاح قائم ہو سکتا ہے۔ اس انتظام کی غرض و غایت اسلام نے یہ رکھی ہے کہ تا قیدی عورتوں اور ان کی وجہ سے ان کے قید کرنے والوں کے اخلاق خراب نہ ہوں۔ اور سوسائٹی میں بدی اور بدکاری پھیلنے نہ پائے۔

ایک اچھی بات

انسان کیسا غافل اور نا سمجھ ہے کہ اعلانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔

ہر احمدی کا ایمان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

ہر احمدی جس کے دل میں ایمان ہے اس کا فرض ہے کہ جماعت کے وقار اور عزت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے۔ احمدیت صرف (عبادات) ہی کا نام نہیں۔ اور جو شخص احمدیت کے اعزاز اور وقار کے لئے اپنی جان اور مال قربان کرنے کو تیار نہیں وہ احمدی نہیں کہلا سکتا۔ حکومت نے ہماری پچاس سالہ روایات کو جن پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فخر کرتے رہے۔ حضرت امام جماعت الاول فخر کرتے رہے۔ اور میں فخر کرتا رہا۔ بے دردی سے کچل دیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اسے پھر قائم کریں۔ اور ثابت کر دیں کہ جو کہتا ہے کہ ہم نے ان روایات کو قائم نہیں رکھا وہ غلط بیانی کرتا ہے.......... ہم کو فخر تھا کہ ہم نے پوری کوشش کر کے ملک میں امن قائم رکھا ہے۔ اور ملک میں ایک ایسی داغ بیل ڈال دی ہے کہ فساد مٹ جائے۔ مگر حکومت نے ہماری اس عمارت کو گرا دیا ہے۔ ہمارے نازک احساسات مجروح کئے گئے ہیں۔ ہمارے دل زخمی کر دئے گئے ہیں۔ ہم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا۔ کسی سے کچھ نہیں مانگا۔ مگر حکومت اور رعایا خوانخواہ ہماری مخالف ہے اور مسیح ناصری کا قول بالکل ہمارے حسب حال ہے کہ "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔"

پس اے احمدی جماعت جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے گا۔ تمہارا فرض ہے کہ اپنے لئے خدا کے فضل سے آپ گھر بناؤ۔ اس (-) میں یہی اشارہ ہے کہ یہ زمین اور آسمان تمہیں کانٹوں کی طرح کاٹیں گے۔ آخر ہم نے کیا قصور کیا ہے۔ ملک کا یا حکومت کا۔ کہ ہم سے یہ دشمنی اور عناد کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ کل پہرہ دینے والوں میں سے ایک خوش الحانی سے غالب کا شعر پڑھ رہا تھا کہ

دیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگزر پہ ہم کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

میرے دل میں اس وقت خیال گزرا کہ یہ ہمارے حسب حال ہے۔ ہم کسی کے گھر پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ حکومت سے اس کی حکومت نہیں مانگی۔ رعایا سے اس کے اموال نہیں چھینے۔ بلکہ اپنی (بیوت) ان کے حوالے کر دیں۔ اپنی بیش قیمت جائیدادیں ان کو دے کر ہم میں سے بہت سے لوگ قادیان میں آگئے۔ کہ امن

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیشان مرتضیٰ

بشکریہ روزنامہ "پاکستان" 18-3-1996

ڈاکٹر عبدالسلام دنیائے سائنس کا روشن ستارہ

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے عظیم سائنسدان 29- جنوری 1996ء کو ستر برس کے ہو گئے ڈاکٹر صاحب نے ان بنیادی قوتوں اور پر اسرار عناصر جن سے یہ کائنات تشکیل پائی ہے جن سے جڑ کر یہ اتنی گنجلک اور خوبصورت ہوئی ہے پر ریسرچ کر کے پاکستان کے نام کو وقار اور شہرت عطا کی ہے ان کی ریسرچ کو ساری دنیا نے تسلیم کیا ہے- 1979ء میں طبیعات کا نوبل انعام ان کے کام کا منہ بولتا ثبوت ہے نوبل انعام کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے سائنسی کیریئر کی ابتداء سے لے کر آج تک ان گنت ایوارڈ اور میڈل حاصل کئے ہیں-

ڈاکٹر صاحب کی صحت گزشتہ دنوں بہتر نہیں رہی اگرچہ وہ قدرے ٹھیک محسوس کرتے ہیں تاہم یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنے اس ہیرو کے ساتھ کوئی زیادہ مہربان نہیں رہے ہیں پاکستان میں آخری بار غالباً آٹھ برس قبل لاہور میں ایک کھچا کھچ ہال میں گرمجوش مداحین کو انہوں نے فیض میموریل لیکچر سے نوازا تھا- پاکستان کی بزرگ نسل تو ان سے خواب واقف ہے لیکن نئی نسل اپنے اس جینئس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی شاید جس طرح ہم نئے خیالات سے خائف رہتے ہیں اس طرح ہم اپنے اس عظیم سائنس دان کی خدمات کا اعتراف کرنے سے ہچکچاتے ہیں یہ کس قدر تکلیف دہ بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کا اردو ایڈیشن جو 1983ء میں طبع ہوا اور جو بعد میں دنیا کی کئی زبانوں میں شائع ہوا ابھی حال ہی تک منظر عام پر نہ آسکا تھا-

ڈاکٹر عبدالسلام بین الاقوامی طور پر پاکستان کے سب سے مانے ہوئے اور اعزاز یافتہ ماہر طبیعات ہیں ان کی کامیابیوں کا کوئی شمار نہیں وہ صرف اس صدی کے ایک عظیم سائنسدان ہی نہیں بلکہ مختلف خوبیوں کی حامل ایک گہری شخصیت بھی ہیں سائنس ٹیکنالوجی تعلیم تاریخ مذہب معاشیات سیاسیات ثقافت اور تیسری دنیا کی پسماندگی کے مسائل پر ان کے خیالات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں-

ڈاکٹر عبدالسلام دنیائے حکمت و دانائی کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جس میں انگریز نیوٹن نے 1687ء میں کشش کا قانون حرکت دریافت کیا فرانسیسی کولمبو نے 1770 میں بجلی کے چارجز کے درمیان قوت دریافت کی جاپانی یوکاوا نے 1935ء میں جوہری توانائی پر حادی قانون کو ڈھونڈا اور اطالوی فرمی نے کمزور جوہری قوت تلاش کی ان بنیادی قوتوں کی جستجو میں جس نے ہماری کائنات کو باندھ رکھا ہے ایسے صاحب بصیرت افراد بھی آئے جنہوں نے پیچیدگیوں کو سلجھانے کے لئے جتنے کم سے کم اور چھوٹے سے چھوٹے عناصر ممکن ہو تلاش کئے ان میں سب سے پہلے پھر وہی نیوٹن تھا جس نے کشش ثقل اور حرکت کے قوانین دریافت کرتے ہوئے قوانین کی دورخی اور ارضی اور سماوی علیحدہ علیحدہ قوانین کے نظریئے کو پاش پاش کر دیا جو چھٹی صدی قبل از مسیح میں ارسطو کے زمانے سے رائج چلا آ رہا تھا اس کے بعد وہ عظیم سکاٹ مین البرٹ میکس ویل اور البرٹ آئن سٹائن آئے جنہوں نے ان قوانین کی تشریح میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں-

ڈاکٹر عبدالسلام ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے آئن سٹائن کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کامیاب کوششیں کیں یعنی کائنات کی عام قوتوں کو ایک قوت میں یکجا کر دیا جائے ڈاکٹر صاحب ان چار بنیادی قوتوں میں سے دو کو ایک قوت میں یکجا کرنے میں کامیاب رہے ہیں انہوں نے یہ ثابت کیا کہ کمزور جوہری اور الیکٹرومیگناٹک قوت دراصل ایک ہی قوت کی دو شکلیں ہیں یعنی الیکٹرو ویک فورس دو امریکی ماہر طبیعات سٹیون وین برگ اور سڈنی گلاشو بھی آزادانہ طور پر اسی نتیجے پر پہنچے چنانچہ ان تینوں نے 1979ء کا طبیعات کا نوبل انعام مشترکہ طور پر حاصل کر لیا-

یہ صوبہ پنجاب کے شہر جھنگ میں 29- جنوری 1926ء کو پیدا ہونے والے ایک شخص کا نوبل انعام تک ایک طویل سفر تھا- ڈاکٹر عبدالسلام نے جھنگ کا نام نہ صرف پوری دنیا میں متعارف کروایا بلکہ اسے تاریخ کا بھی حصہ بنایا ڈاکٹر سلام شروع ہی سے بے پناہ ذہین اور ممتاز تھے- انہوں نے 1938ء سے لے کر 1946ء تک ہر وہ امتحان جس میں وہ بیٹھے اعلیٰ پوزیشن حاصل کی- 1946ء میں وہ ایک سکالر شپ پر سینٹ جان کالج کیمبرج تشریف لے گئے جہاں انہوں نے صرف تین برس میں ریاضی اور طبیعات میں ڈبل فرسٹ کلاس حاصل کی اس کے بعد انہیں تھیورٹکل فزکس میں ڈاکٹریٹ کرنا تھی جس میں انہوں نے پہلے ہی برس فزکس میں شاندار کام پر انتہائی معتبر سمتھ پرائز حاصل کیا- بعد ازاں وہ لاہور آ گئے جہاں 1951ء سے 1954ء تک وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ میں ریاضی کے سربراہ رہے- 1952ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی- بعد کے برسوں میں انہیں دنیا بھر سے کم از کم 36 اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دی گئیں 1957ء میں انہیں امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن تھیورٹکل فزکس کا بانی پروفیسر مقرر کیا گیا اس وقت ان کی عمر صرف اکتیس برس تھی-

ڈاکٹر عبدالسلام نے 1950ء کے بعد پارٹیکل فزکس کے شعبے میں ہونے والی ہر قابل ذکر تحقیق میں ہاتھ بٹایا ہے- 1957ء میں اپنی ایک تحقیق پر وہ نوبل انعام لیتے لیتے رہ گئے پانچویں اور چھٹی دہائی میں ان کی ریسرچ کا دنیا میں خوب شور ہوا 1958ء میں انہیں ہاپکنز اور بعد ازاں آرمز پرائز دیا گیا- میکس ویل میڈل لینے والے وہ سب سے پہلے شخص ہیں 1971ء میں انہوں نے اوپن ہیمر میڈل اور انعام حاصل کیا- 1976ء میں لندن انسٹیٹیوٹ آف فزکس نے انہیں گوتھرے میڈل پیش کیا- 1983ء میں روس کی اکیڈمی آف سائنس نے انہیں لمونوسوف گولڈ میڈل دیا ڈاکٹر سلام کو دنیا کی تقریباً ہر سائنس اکیڈمی کی اعزازی رکنیت حاصل ہے ان میں امریکہ روس برطانیہ فرانس اٹلی سویڈن پولینڈ چیکوسلواکیہ بھارت کے علاوہ پانچوں براعظموں کی بے شمار اکیڈمیاں شامل ہیں تاہم جو چیز ڈاکٹر عبدالسلام کو ان کے دیگر ہمعصروں سے ممتاز کرتی ہے وہ انسانیت کی فلاح کے لئے ان کے گہرے جذبات ہیں وہ آج تک اپنی تحقیق کے دوران بھی ایک بہتر دنیا کی جستجو سے غافل نہیں ہوئے انہوں نے بہت پہلے یہ ادراک حاصل کر لیا تھا کہ غربت بیماری صفائی صحت اور پاکستان سمیت ترقی پذیر ممالک کے عمومی مسائل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک یہ ممالک تعلیم یافتہ نہیں ہو جاتے اور سائنسی علم حاصل نہیں کرتے اور اسے اپنی معاشی ترقی کے لئے استعمال نہیں کرتے انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کو اپنی شہرت اپنا مقام استعمال کرتے ہوئے ان ممالک کے عوام اور حکومتوں کو سائنس کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہئے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ترقی پذیر ممالک میں تعلیم کے فروغ اور سائنسی بیداری کے لئے اپنے اثر و نفوذ کو استعمال کرنا شروع کر دیا-

1955ء میں انہیں جینوا میں ہونے والی جوہری توانائی کے پر امن استعمال کی پہلی عالمی کانفرنس کا سائنٹیفک سیکرٹری منتخب کیا گیا اس کانفرنس کے ذریعے انہیں ترقی پذیر ممالک میں کام کرنے والے معاشی اور سائنسی شعبے میں بے شمار ایسے افراد سے واسطہ پڑا جو ان کی طرح سوچتے تھے تین سال بعد جینوا میں اسی فورم کی دوسری عالمی کانفرنس کے بھی وہ سیکرٹری تھے ان کانفرنسوں سے حاصل کردہ تجربات سے ان کا یہ یقین پختہ ہو گیا کہ تیسری دنیا کے ممالک کی نجات سائنسی تعلیم میں مضمر ہے-

ڈاکٹر عبدالسلام دنیا میں موجود بے پناہ انسانی وسائل کے غیر ترقیاتی استعمال پر ہمیشہ ناخوش رہے وہ ان وسائل کی افواج جوہری اور روایتی ہتھیاروں پر خرچ کرنے کے خلاف تھے وہ سمجھتے ہیں کہ قومیں امن کی حالت میں رہ سکتی ہیں انہوں نے اپنے ہمعصر رفقاء کے ساتھ مل کر پگواش تحریک کے ذریعے جوہری ہتھیاروں اور عام اسلحے کی روک تھام کے لئے زبردست مہم چلائی پگواش تحریک کے نتیجے میں دنیا میں ایٹمی اسلحہ اور دیگر ہتھیاروں پر پابندی اور روک تھام کے کئی بین الاقوامی معاہدے عمل میں آئے- 1995ء میں پگواش تحریک کو پروفیسر روٹ بلاٹ کے ساتھ مشترکہ طور پر نوبل کا امن انعام دیا گیا اسی کی دہائی کے اوائل میں جب امریکی حکومت نے اینٹی بلاسٹک میزائیل تیار کرنے کے ایک بہت بڑے منصوبے کا اعلان کیا تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف بھی رائے عامہ ہموار کی امریکہ کا یہ پروگرام جسے (ایس ڈی آئی) یا سٹار وارز بھی کہا جاتا تھا بھی حال ہی میں اسی دباؤ کے نتیجے میں کافی حد تک ختم کر دیا گیا ڈاکٹر عبدالسلام نے اس عرصے میں دنیا بھر میں بے شمار مقالات اور مختلف فورموں پر لیکچرز سے اپنے اس نقطہ نظر کی خوب تشہیر کی کہ انسانی وسائل انسانیت کی فلاح کے لئے استعمال ہونے چاہئیں نہ کہ جنگی مہمات پر وہ سمجھتے ہیں کہ اس رقم کا ایک معمولی حصہ بھی جو ہتھیاروں کی تیاری میں خرچ ہوتا انسانی بہتری کاموں کے میں لگا دیا جائے تو دنیا میں بے روزگاری بیماری اور غربت کا کافی حد تک خاتمہ ہو سکتا ہے-

ڈاکٹر عبدالسلام کی امن اور بین الاقوامی تخفیف اسلحہ کی کوششوں کو دنیا بھر میں سراہا گیا- 1968ء میں انہیں ایٹم فار پیس میڈل اور انعام دیا گیا 1981ء میں چارلس یونیورسٹی پراگ نے انہیں امن انعام دیا- 1986ء میں اطالوی فاؤنڈیشن نے انہیں میڈل اور ایوارڈ دیا- ڈاکٹر صاحب سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ایک عرصے سے رکن چلے آ رہے ہیں پاکستان میں بھی ڈاکٹر عبدالسلام شروع ہی سے سائنس اور اعلیٰ تعلیم کی سرگرمیوں سے منسلک رہے ہیں- 1961ء سے 1974ء تک صدر پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر رہے- 1961ء سے 1964ء تک وہ سپارکو کے بانی چیئرمین تھے 1958ء سے 1974ء تک اٹامک انرجی کمیشن کے ممبر 1963ء سے 1975ء تک نیشنل سائنس کونسل کے رکن 1973ء سے 1977ء تک وہ ممبر بورڈ پاکستان سائنس فاؤنڈیشن تھے 1959ء میں ستارہ پاکستان اور پرائیڈ آف پرفارمنس دیا گیا اور 1979ء میں انہیں نشان امتیاز سے نوازا گیا-

1988ء میں جب وہ لاہور میں فیض میموریل لیکچر دے رہے تھے تو کائنات طبیعات اور سائنس کے ارتقاء پر ان کے خیالات نے لوگوں کو مسحور کر دیا- ان کے نزدیک ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان اصل تفاوت دولت کا نہیں سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے ان کے خیال میں سائنس اور ٹیکنالوجی دولت کو پیدا کرتی ہے جو بعد میں اسے ہی خرچ کر دیتی ہے ڈاکٹر سلام کی

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ السلام اہلیہ شمیم پرویز- سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

محترمہ سردار بیگم صاحبہ

میری ساس محترمہ سردار بیگم صاحبہ 3 مارچ 1996ء بروز اتوار صبح سات بجے انتقال فرما گئیں۔

آپ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف جھنگ صدر کی زوجہ محترمہ اور مکرم شمیم پرویز صاحب (سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب (لذیذ چرغہ ہاؤس ربوہ) کی والدہ تھیں۔ انتہائی ملنسار اور پر خلوص خاتون تھیں ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتیں۔ پانچ وقت کی عبادت پابندی سے کرتیں۔ حقوق العباد کا ان کو خاص خیال رہتا زندگی کا بیشتر حصہ انہوں نے جھنگ میں گزارا۔ ان کی گلی محلہ کی عورتیں اکثر اپنے دکھ درد لے کر ان کے پاس آتیں۔ تو وہ انتہائی یکسوئی سے ان کی باتیں سنتیں اور جس حد تک ممکن ہوتا ان کی وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتیں۔ رشتہ داروں میں سے کچھ غیر از جماعت بھی تھے لیکن انہوں نے لین دین کے معاملے میں کبھی فرق نہ سمجھا۔ عیدین اور دوسرے خوشی اور غم کے مواقع پر ہمیشہ آگے آگے رہتیں تقریباً پانچ چھ سال پہلے پھسلنے کی وجہ سے گر پڑیں۔ ان کے بیٹے مکرم نذیر احمد صاحب ان کو لاہور لے گئے جہاں ان کی ٹانگ کا اپریشن ہوا۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت کافی کمزور ہو گئی۔ باوجود بڑھاپے کے یادداشت آخر وقت تک بالکل ٹھیک رہی۔ وقتاً فوقتاً سب بیٹوں کے پاس جاتی رہتی تھیں اپنے سب بیٹوں کے بچوں سے پیار کرتی تھیں۔ میرے بیٹے اسامہ کو تو ہر دو ماہ بعد ملنے کے لئے بلواتیں۔ چاہے لاہور میں ہوتیں۔ یا جھنگ اسے خاص طور پر ٹیلی فون کر کے بلواتیں اور اپنے پیار اور دعاؤں سے نوازتیں آخری وقت میں اپنے لاہور والے بیٹے کے پاس تھیں۔ وہیں پر تقریباً ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد شیخ زید ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ ان کے کہنے کے مطابق ان کے بیٹے مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب ان کی میت جھنگ میں ان کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمد امین صاحب کی رہائش گاہ پر لائے۔ اگلے دن صبح بعد از فجر مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ جھنگ نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ جس میں کافی تعداد میں غیر از جماعت لوگوں نے بھی شرکت کی۔ بعد ازاں ان کا جسد خاکی تقریباً صبح دس بجے ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد از ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں بزرگان نے شمولیت فرمائی۔ بعد ازاں بوجہ موصیہ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی بعد از تدفین محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

the
TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

اخبار ٹروتھ 16- نومبر 1956ء ایک خبر۔

انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت میاں فضل محمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک قدیمی رفیق تھے۔ 7 نومبر 1956ء کو ربوہ پاکستان میں وفات پا گئے۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں....... حضرت میاں فضل محمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کے اوائل ہی میں جماعت میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ اور اس کے بعد آپ اپنا گاؤں (ہرسیاں) چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے جہاں آپ تقسیم برصغیر تک قیام پذیر رہے۔ جب احمدیوں کو قادیان سے ترک وطن کرنا پڑا تو وہاں کچھ احمدی حضرات قیام پذیر رہے۔ ان میں سے ایک شخص حضرت میاں فضل محمد صاحب کے بیٹے تھے۔ وہ اب بھی قادیان ہی میں ہیں۔ آپ کے ایک اور بیٹے حال ہی میں بطور مربی ریٹائر ہوئے ہیں آپ کے ایک اور بیٹے گولڈ کوسٹ میں بطور ٹریڈ مشنری کام کر رہے ہیں۔ ان کا نام مولوی صالح محمد ہے اور عام طور پر وہ ایس۔ ایم احمدی کے نام سے معروف ہیں۔ مولوی نسیم سیفی حضرت میاں فضل محمد صاحب کے نواسے ہیں اخبار ٹروتھ اور احمدیہ جماعت نائیجیریا آپ کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کرتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تیسری دنیا میں ان کے خیالات پر عمل واقعی ممکن ہے ڈاکٹر صاحب خود اس کا سب سے بڑا ثبوت ہیں وہ اتنی بڑی شخصیت ہیں کہ ہماری نئی نسل کو ان سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے وہ انسانیت شفقت سچائی اور ذاتی استحکام کا بہترین نمونہ ہیں ہم سب کو ان کو شاندار خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔

نمائندہ لجنہ انڈونیشیا کی تقریر

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود کے چنیدہ نمائندگان حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا کرتے تھے۔ چنانچہ 1976ء کے جلسہ سالانہ (خواتین) سے محترمہ مسز اکمل شریف صاحبہ صدر لجنہ پاڈانگ۔ انڈونیشیا نے جو خطاب کیا اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

محترمہ صدر صاحبہ اور میری پیاری بہنو!

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتی ہوں کہ ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم ربوہ خیریت سے پہنچ گئے۔ اور آپ سب سے خدا تعالیٰ نے ملایا۔

میں جماعت احمدیہ انڈنیشیا کے نمائندگان کے ساتھ آئی ہوں۔ ہمارا قافلہ سات افراد پر مشتمل ہے جس میں دو خواتین ہیں۔ PADANG سماٹرا سے چار افراد ہیں جن میں میرے شوہر بھی شامل ہیں اور تین افراد JAVA سے آئے ہیں۔

میری پیاری دینی بہنو! میں لجنہ PADANG کی صدر ہوں۔ ہماری یہاں آنے کی تیاری بہت جلدی میں ہوئی مجھے امید نہیں تھی کہ ہم آسکیں گے۔ میں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہمارے پاس وقت اور اخراجات دونوں کی کمی تھی۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا جو پوری قدرتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہم نے تھوڑے وقت میں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی اور اپنی بھی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھایا کہ اخراجات کا سامان بہت تھوڑے وقت میں کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں آج میں یہاں ہوں۔ اور ربوہ کی زیارت کر رہی ہوں خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ اس کی رحمت ہمیں یہاں لے آئی ہے اور جماعت پاڈانگ کی یہ خوش قسمتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا یہاں آنا جماعت انڈونیشیا اور خاص طور پر جماعت پاڈانگ کے لئے بہت بابرکت کرے۔

میری محترم اور معزز صدر صاحبہ! میں آپ کی خدمت میں وہاں کے کاموں کی مختصر سی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔ تاہم میں صحیح طور پر پیش نہیں کر سکتی کیونکہ میں بہت جلدی میں آئی ہوں۔ اس لئے تیار نہیں کر سکی۔

PADANG کی لجنہ انڈونیشیا میں سب سے پرانی لجنہ ہے اسے قائم ہوئے نصف صدی ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال ہم نے پچاس سالہ جوبلی منائی تھی۔ پاڈانگ شہر میں ناصرات اور ممبرات کی تعداد 200 سے زائد ہے۔

ہر جمعہ (-) کے بعد ہم درس (کلام الٰہی) دیتے ہیں۔ ہر اتوار کو ناصرات اور اطفال کو (کلام الٰہی) پڑھانے اور زبانی یاد کرانے کا کام کیا جاتا ہے۔ ناصرات کو لجنہ کی عورتیں پڑھاتی ہیں۔ اور اس کی نگرانی وہاں کے انچارج مربی مکرم ناصر صاحب کرتے ہیں۔ ہر مہینے کے آخر میں ایک اجلاس کیا جاتا ہے جس میں (کلام الٰہی) کی تلاوت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اور احادیث پڑھی جاتی ہیں۔ اس اجلاس میں آپس کے مسائل اور مشکلات بھی زیر غور آتے ہیں اور ان کے حل سوچے جاتے ہیں۔

ہر رمضان کے مہینہ میں تعلیم (کلام الٰہی) کلاس خدام اور ناصرات کی منعقد کی جاتی ہے۔ یہ کلاس دس روز تک لگتی ہے۔ مربیان اور عہدہ داران اس کلاس میں پڑھاتے ہیں۔ جنہیں وہاں کے مربی انچارج مقرر کرتے ہیں۔ اس سال کی کلاس میں سارے سماٹرا سے 180 کی تعداد میں ناصرات اور خدام شامل ہوئے۔

پاڈانگ میں ہماری لجنہ نے اپنی الگ عمارت بنائی ہے جس میں لجنہ کا دفتر بھی ہے اور ہمارے سب جلسے وہاں منعقد ہوتے ہیں۔ اس عمارت کا نام بیت الاحمدی ہے۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب نے اس کا افتتاح 1970ء میں کیا تھا۔ یہ عمارت پاڈانگ کی (بیت الذکر) کے ساتھ ہی ملحق ہے۔ اس کی نگرانی ہماری لجنہ کی مخلص بہن سعیدہ کے سپرد ہے۔ مجھے احساس ہے کہ ہماری پاڈانگ کی لجنہ ابھی بہت پیچھے ہے۔ میں درخواست کرتی ہوں کہ آپ دعاؤں سے مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت اور ہماری لجنہ کو ترقی دے اور ہمیں حقیقی ایمان اور اخلاص عطا فرمائے۔

میں قافلہ کی نمائندہ کی حیثیت سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں خاص طور پر ان بہنوں کا جنہوں نے ہماری ہر لحاظ سے مدد کی۔ اور ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ یہ بات میرے لئے حیران کن بھی ہے کہ اتنی خدمت کے باوجود بھی کسی قسم کی تھکان کے اثرات ان کے چہروں پر نہیں انہوں نے صحیح معنوں میں بہنوں کی طرح ہماری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا صلہ اپنے پاس سے دے۔ مجھے یہاں کا بہترین انتظام دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ کہ اتنی دور دور سے آنے والے ہزاروں مہمانوں کے ہر آرام کا ہر لحاظ سے خیال رکھا جاتا ہے۔ میں نے اتنے بڑے انتظام کو اس احسن طریق سے ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ کل حضرت صاحب کی تقریر کے موقعہ پر کارکنات کا انتظام اتنا اچھا تھا کہ کسی بچے تک کے رونے کی آواز نہیں آئی تھی۔

اس جلسہ کی ہر طرح کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہمیشہ ایسی توفیق دے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ۔

مسز اکمل شریف
صدر لجنہ پاڈانگ انڈونیشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی

بھارت نے ایک بار پھر مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی مقدس درگاہ حضرت بل کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور درگاہ کی بے حرمتی کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کر دیا گیا ہے۔ اس افسوسناک صورت حال سے کشمیر ہی نہیں بلکہ سارے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس درگاہ کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں پر حضرت نبی کریم ﷺ کا موئے مبارک محفوظ ہے جس کو دیکھنے کے لئے دور دور سے زائرین یہاں آتے ہیں۔ بھارت نے پچھلے سال چرار شریف کی درگاہ کو شہید کر دیا تھا جس پر مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تھا۔

کشمیری مجاہدین کی مشترکہ تنظیم کل جماعتی حریت کانفرنس نے درگاہ کے تقدس کی پامالی اور نہتے اور بے گناہ مسلمانوں کی ہلاکت کی شدید مذمت کی ہے۔ بھارتی فوج نے مسلمانوں کو درگاہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ درگاہ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور ارد گرد کے علاقوں میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کئی دنوں سے درگاہ کا محاصرہ جاری ہے۔ قریب آنے والے مسلمانوں کی سخت تلاشی لی جا رہی ہے۔

درگاہ حضرت بل کے محاصرے اور بھارتی حکومت کی ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف سری نگر سمیت مقبوضہ کشمیر کے شہروں میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ درگاہ کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی مظاہروں کو منتشر کرنے کے لئے بھارتی پولیس اور فوج لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کر رہی ہے جس سے بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہو چکے ہیں۔

بھارتی فوج نے محاصرے کی شدت اس انداز سے جاری رکھی ہوئی ہے کہ درگاہ کے احاطے میں بھارتی فوج سے مقابلہ کرتے ہوئے جو 12۔ حریت پسند شہید ہوئے تھے ان کی لاشیں اٹھانے کی اجازت بھی نہیں دی جا رہی۔

بھارتی فوج کی طرف سے درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ایسے وقت میں شروع کیا گیا ہے جب بھارتی حکومت کی طرف سے 21 مئی کو مقبوضہ کشمیر میں لوک سبھا کی نشستوں پر عام انتخابات کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن چند دن ہی میں صورت حال اس قدر بگڑ گئی ہے کہ بھارتی حکومت نے الیکشن کمیشن سے درخواست کر دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورت حال کے پیش نظر یہاں پر عام انتخابات کی تاریخوں میں تبدیلی کر دی جائے۔ درحقیقت کشمیر کی صورت حال اس قدر خراب ہے کہ یہاں پر انتخابات ممکن ہی نہیں ہیں۔ اور صورت حال کو خود کشمیری ٹھیک بھی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ انتخابات نہیں بلکہ اپنے حق خود اختیاری کا حصول چاہتے ہیں۔

پاکستان نے اس صورت حال میں عالمی رائے عامہ کو متوجہ کیا ہے کہ وہ بھارت پر دباؤ ڈالیں کہ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کا جائز حق، حق خود اختیاری دے اور اس مقصد کے ئے غیر جانبدار ادارے کے زیر انتظام کشمیر میں رائے شماری کرائی جائے۔

○○○

چین کا دوبارہ انتباہ

چین نے ایک بار پھر انتباہ کیا ہے کہ تائیوان اس کے ملک کا ایک حصہ ہے اور وہ اس میں کسی غیر ملکی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا۔ چین کے وزیر خارجہ مسٹر چان چی چن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی کو ایک ملاقات میں یہ ساری صورت حال واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے بھی چین نے بار بار اپنا موقف بیان کیا ہے۔ اور اگر اس علاقے میں کسی قسم کی بیرونی مداخلت ہوئی یا تائیوان نے آزادی و خود مختاری کا اعلان کیا تو چین کو مجبوراً طاقت استعمال کرنا پڑے گا۔

چین اور امریکہ کے وزیر خارجہ اگلے ماہ کے وسط میں اس معاملے پر بات چیت کریں گے۔

تائیوان میں 23۔ مارچ کو پہلے عام صدارتی انتخابات منعقد ہوئے تھے۔ اس موقع پر چین نے تائیوان کے سمندر میں جنگی مشقوں کا سلسلہ شروع کیا اور میزائیلوں کے تجربات کئے۔ اس پر امریکہ نے تائیوان کو حوصلہ دلانے کے لئے اپنا بحری بیٹرہ آبنائے تائیوان میں بھجوا دیا۔ تاہم تائیوان کے صدارتی انتخابات کامیابی سے منعقد ہو گئے۔ چین چاہتا ہے کہ تائیوان اپنی ماضی کا وہ مرتبہ قائم رکھے جس پر وہ گزشتہ 47 سال سے عمل کرتا چلا آ رہا ہے۔ یعنی وہ اپنی آزادی اور خود مختاری کا اعلان نہیں کرتا۔ چین کا موقف اس بارے میں بڑا سخت ہے وہ کہتا ہے کہ جو ملک تائیوان سے تعلقات رکھے گا وہ چین سے تعلقات برقرار نہیں رکھ سکتا۔ اس دھمکی کی وجہ سے عالمی برادری ابھی تک تائیوان کو آزاد ملک تسلیم نہیں کرتی۔ تاہم تجارتی اور اقتصادی میدانوں میں ہر قسم کے تعلقات تائیوان کے ساتھ قائم ہیں۔ اور اب تائیوان کو ایک مضبوط انڈسٹریل طاقت مانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے گزشتہ کئی دہائیوں سے تائیون کو جدید ترین اسلحہ فراہم کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ چین پر دباؤ برقرار رکھنے کے لئے تائیوان کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ چین امریکہ کی ان تمام کوششوں کی سخت مزاحمت کرتا رہتا ہے۔

○○○

چیچنیا کا مسئلہ

روس کے صدارتی انتخاب اس سال منعقد ہوں گے۔ موجودہ صدر مسٹر بورس یلسن اس میں حصہ لینے کا اعلان کر چکے ہیں۔ دوسری طرف سوویت یونین کے سابق صدر اور تاریخ ساز روسی رہنما مسٹر گورباچوف نے بھی صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر گورباچوف وہ شخصیت ہیں جن کی ذات نے عالمی صورت حال پر بے حد اہم اور تاریخی اثرات ڈالے ہیں۔ مشرقی یورپ اور وسط ایشیا کا جغرافیہ اور سیاست بدل گئی۔ کئی نئے ملک بن گئے۔ پرانے ملکوں کی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی۔ کمیونسٹ نظام کی سختی ختم ہو کر یورپی نظام کی آزادی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ ان تمام باتوں کی وجہ سے مسٹر گورباچوف کی ذات متنازعہ بھی ہے مگر ساتھ ساتھ ان کو غیر معمولی قد آور سیاست دان بھی بنا دیتی ہے۔ امکانی طور پر وہ بھی مسٹر بورس یلسن کے حریف ثابت ہو سکتے ہیں۔

صدر یلسن کی مقبولیت کو گھٹانے میں ایک اہم مسئلہ درپیش ہے وہ ملک کی اقتصادی ابتری کے بعد چیچنیا کا مسئلہ ہے۔ اس ایک مختصر اور چھوٹی سی ریاست نے جو آزادی کی جدوجہد سے سرشار ہے روس جیسی سپر طاقت کو ناکوں چنے چبوا کر رکھ دیئے ہیں اور عالمی سطح پر روس کو چیچنیوں کے ہاتھوں خفت اٹھانا پڑی ہے۔

روس نے طاقت کے بل پر ایک بار تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ چیچنیوں کو دبا لیا ہے اور مسئلہ حل کر لیا ہے۔ مگر چند ہی ماہ کے اندر اندر چیچنیوں نے سر اٹھایا اور دارالحکومت گروزنی اور دیگر شہروں پر ایک بار پھر قبضہ کر لیا۔ گزشتہ دنوں چیچنیا کے جانبازوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ایک مقابلے میں روس کے 300 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ ایک بڑی تعداد تھی۔ اگر روس نے اس تعداد کا انکار کیا اور کہا کہ ہلاک ہونے والے روسی فوجیوں کی تعداد 30 کے قریب تھی اور زخمی ہونے والے 87 تھے۔

صدارتی انتخابات میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے مسٹر یلسن نے اعلان کیا ہے کہ وہ چیچنیا کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے اتوار کو ایک منصوبے کا اعلان کریں گے۔ روس کے اعلیٰ ترین سیکیورٹی کے ادارے نے اس منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔

دوسری طرف روس نے چیچنیا کے جانبازوں کے خلاف اپنی کارروائیاں بھی تیز کر دی ہیں۔

○○○

عراق میں انتخابات

عراق کے صدر صدام حسین نے ایک بار پھر دنیا کو یہ بتا دیا ہے کہ اپنے ملک پر ان کی گرفت بے حد مضبوط ہے۔ چنانچہ گزشتہ دنوں عراق میں جو انتخابات ہوئے اس میں عراق کے سرکاری ٹیلی ویژن کی اطلاع کے مطابق صدر صدام کی سیاسی جماعت حکمران بعث پارٹی نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی۔ عراقی ٹی وی نے بتایا ہے کہ ان انتخابات میں 93% رائے دہندگان نے حصہ لیا ہے۔ 1991ء کی خلیج کی خوفناک جنگ کے بعد عراق میں یہ پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے ہیں۔ 1990ء میں عراق نے ایک طوفانی حملے کے ذریعے کویت پر قبضہ کر لیا تھا۔ جس کے جواب میں امریکی قیادت میں مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی مشترکہ افواج نے عراق کے خلاف جنگ کی تھی اور ملک کو کھنڈر بنا کر رکھ دیا تھا۔ اور فوج اور دفاعی اداروں کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس شدید سانحے کے بعد بھی صدر صدام حسین کی مقبولیت کم نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے صدر صدام اپنی صدارت کے بارے میں ریفرنڈم کرا چکے ہیں۔ جس میں ان کو اسی طرح سے بھاری کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

امریکہ اور یورپی ممالک بار بار یہ کوشش کر چکے ہیں کہ صدر صدام کو عراق کے اقتدار سے بے دخل کیا جائے۔ اور ہمسایہ مسلمان ممالک بھی ان کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اب تو اس فہرست میں اردن کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ جو لمبے عرصے تک عراق کا حامی تھا۔ تاہم ان ساری کوششوں کے باوجود صدر صدام اپنی جگہ پر قائم ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سے خدا کا نام لے سکیں مگر پھر بھی ہم پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اور حکومت بھی ہمارے ہاتھ باندھ کر ہمیں ان کے آگے پھینکنا چاہتی ہے۔ اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارا قصور کیا ہے۔ جو ہم پر اس قدر ظلم کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بے شک صابر ہیں، متحمل ہیں، مگر ہم بھی دل رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دل بھی درد محسوس کرتے ہیں۔ اگر اس طرح بلاوجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا۔ تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی جو زمین و آسمان کو ہلا دے گی۔ جس سے خدائے قہار کا عرش ہل جائے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ کا عرش ہلتا ہے تو اس دنیا میں ناقابل برداشت عذاب آیا کرتے ہیں۔

(الفضل یکم نومبر 1934ء)

حضرت امام جماعت الثانی کے سوانح حیات کی تیسری جلد میں مرتبہ مولانا عبدالباسط شاہد نے آگے لکھا ہے۔

میاں فضل حسین صاحب نے جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کے ممبر اور ایک بیدار مغز مسلمان رہنما تھے۔ حضرت صاحب کے جرأت مندانہ موقف کے مقابل پر یہ دیکھتے ہوئے کہ حکومت کے افسران نقصان پہنچانے پر آمادہ ہیں۔ اس معاملے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مزید غور و فکر اور باہم غلط فہمیوں کے دور کرنے کی کوشش کا مشورہ دیا۔ حضرت صاحب نے اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ

"اگر جماعت اس فعل کو بلا احتجاج اور اصلاح چھوڑ دے تو امام جماعت احمدیہ کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ سلسلہ کے ہر افسر کی غلطی پر اسے نوٹس ملے گا ہر احمدی کی غلطی پر اسے نوٹس ملے گا۔ وہ صرف نوٹسوں کا ہدف بنا رہے گا۔ جماعت احمدیہ ہرگز اس امر کی مدعی نہیں کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنے امام کو حکومت کی رعایا ہونے کے مقام سے بالا سمجھتی ہے نہ میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ اپنے آپ کو قانون سے بالا سمجھتا ہوں۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ مجھے دوسروں سے زیادہ قانون کا پابند ہونا چاہئے تاکہ میں دوسروں کے لئے نمونہ بنوں۔ پس یہ ایک غلطی ہے جسے جماعت احمدیہ کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی۔ اور اس کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ حکومت تسلیم کرے کہ اس سے یہ غلطی ہوئی ہے۔ میرا پروگرام یہی ہے کہ پہلے حکومت پنجاب سے اپیل کروں گا' پھر حکومت ہند سے' پھر حکومت انگلستان سے۔ اگر کہیں داد خواہی نہ ہوئی تو پھر جو علاج ممکن ہوا کروں گا۔"

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30517 میں خالد محمود ولد شریف احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ مزدوری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلہو کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500/- سو ریال ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد محمود ساکن سلہو کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ملک بشیر الدین خان ولد ملک ظہور الدین صاحب گواہ شد نمبر2 خواجہ عبدالحمید انصاری حیدر آباد انڈیا۔

مسل نمبر 30518 میں سعید احمد ناز ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-10-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2000 DM ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سعید احمد ناز جرمنی گواہ شد نمبر1 کلیم اللہ ولد چوہدری ضیاء اللہ جرمنی گواہ شد نمبر2 نعیم احمد ناقد جرمنی۔

مسل نمبر 30519 میں امتہ القیوم زوجہ مبارک احمد جاوید قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ کالونی فیصل آباد شہر حال فرینکفرٹ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-7-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر چار ہزار روپے پاکستانی بذمہ خاوند محترم (2) زیورات طلائی وزنی نو تولہ گیارہ ماشہ مالیتی ایکس سو بیالیس مارک (3) مکان برقبہ ایک کنال واقع دار الیمن شرقی ربوہ مالیتی اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القیوم 213/A گلبرگ کالونی فیصل آباد حال فرینکفورٹ مغربی جرمنی گواہ شد نمبر1 چوہدری مبارک احمد جاوید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری غلام دستگیر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد حال جرمنی۔

مسل نمبر 30520 میں سید طاہر جنود ولد ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12 بلاک سرگودھا حال جاپان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 89-3-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150000 ین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید طاہر جنود C/O احمدیہ مشن ناگویا جاپان گواہ شد نمبر1 اطہر محمود 5/51 دار العلوم وسطی ربوہ حال جاپان گواہ شد نمبر2 حافظ محمد احمد عارف مقام حیات سرگودھا حال ناگویا جاپان۔

مسل نمبر 30521 میں ماریہ جنود زوجہ شعیب احمد جنود قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر پچاس ہزار روپے پاکستانی بذمہ خاوند محترم (2) زیورات طلائی 22 کیرٹ وزنی 30ء75 تولہ مالیتی چھیالیس سو بارہ کینیڈین ڈالر (3) نقد رقم بینک میں بیالیس سو ڈالر اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ماریہ جنود کینیڈا گواہ شد نمبر1 شعیب احمد جنود خاوند موصیہ وصیت نمبر 27741 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 30522 میں بشیر احمد ولد غلام حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ 14 کنال واقع ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے (2) مکان برقبہ 10 مرلہ واقع ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی دو لاکھ روپے کا 1/4 حصہ پچاس ہزار روپے (3) ایک ٹیوب ویل 18 ہارس پاور جو مذکورہ زمین میں نصب ہے۔ پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 516 کینیڈین ڈالر +391 روپے ماہوار بصورت حکومت کینیڈا و پنشن از حکومت پاکستان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 3500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 مقصود احمد وصیت نمبر 23475 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ بخت بھری صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حویلی مجوکہ حال ناصر آباد غربی ربوہ ایک لمبے عرصہ سے فالج اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ تاج بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب آف 39/D.B خوشاب حال دار العلوم وسطی ربوہ 80 سال کی عمر میں مورخہ 96-3-20 دوپہر 1.30 بجے بقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں۔ موصوفہ مکرم ٹھیکیدار عبدالغفور صاحب کی والدہ تھیں ان کا جنازہ 96-3-21 بعد از ظہر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) صلاح الدین صاحب امام بیت المہدی نے پڑھایا بعدہ قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد مکرم مولوی (ٹھیکیدار) محمد الدین صاحب نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

نکاح و شادی

○ مکرم احمد مرزا فرید برلاس صاحب ابن مکرم مرزا عبدالرشید صاحب دار الیمن غربی ربوہ کا نکاح مورخہ 6- مارچ 1996ء کو بہمراہ عزیزہ مکرمہ طلعت یاسمین صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب چک 46 شمالی سرگودھا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر چک 46 شمالی ضلع سرگودھا میں پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اس موقع پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے دعا کروائی۔ مورخہ 7- مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کے ایک وفد نے صدر مملکت سے ملاقات کی اور انہیں قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف کا ایک خط پہنچایا۔ اس خط میں ججوں کی تقرریوں کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر سرکاری ردعمل کے متعلق اپوزیشن کا موقف واضح کیا گیا ہے۔ اس خط میں کہا گیا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے حتمی فیصلہ پر وزیراعظم سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ اور اب حکومت اور اپوزیشن دونوں اس فیصلہ کی روشنی میں ملک و قوم کی بہتری کے لئے مل کر کام کر سکتے ہیں۔ حکومت سپریم کورٹ کا فیصلہ تسلیم کرلے۔ دیگر معاملات پر حکومت کے ساتھ مل بیٹھیں گے۔ انہوں نے صدر مملکت سے کہا ہے کہ ہم نے ایوان صدر سے جاری ہونے والے اخباری بیان کو تحسین کے احساس کے ساتھ پڑھا مگر بدقسمتی سے حکومت فیصلہ پر عمل درآمد کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اس لئے میرے لئے ناگزیر ہو گیا ہے کہ آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 190 کی طرف مبذول کرواؤں اس خط میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر عدلیہ نہ بچی تو پارلیمنٹ بھی نہیں بچ سکے گی۔ اس لئے صدر عدلیہ کے اس فیصلہ پر عمل درآمد کرائیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کا ججوں کی تقرری کے سلسلے میں دیا گیا فیصلہ اپوزیشن کے حق میں ہے نہ حکومت کے خلاف۔ اس لئے اب حکومت اور اپوزیشن دونوں اس فیصلہ کی روشنی میں ملک و قوم کی بہتری کے لئے مل کر کام سکتے ہیں۔

○ ججوں کی تقرری سے متعلق سپریم کورٹ کے مختصر فیصلہ کے مضمرات اور اس پر عمل درآمد کے طریقہ کار پر غور کرنے کے لئے ایوان صدر میں طویل اجلاس ہوا۔ جس میں صدر، وزیراعظم، تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور گورنروں نے شمولیت کی۔ ان کے علاوہ وزیر قانون اٹارنی جنرل اور سیکرٹری قانون بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں ججوں کی تقرری سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمل درآمد کے طریق کار، مستقل چیف چیف جسٹسوں کی تقرری اور دیگر امور پر صلاح مشورہ کیا گیا۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی سیاسی بنیادوں پر تقرریوں کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی ہے اور اس سلسلے میں سپریم کورٹ اس فیصلہ پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے تمام اقدامات اٹھائے گی۔ انہوں نے کہا محترمہ بے نظیر ریویو پٹیشن دائر کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ فیصلہ عدلیہ کی بالادستی کے لئے کیا گیا ہے۔ ہمارا ضمیر اور دامن صاف ہے

○ سپریم کورٹ کے فیصلہ کی وجہ سے عدالتی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اور متاثرہ ججوں کو عملاً فارغ کردیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے 6 قائم مقام ججوں سے زیر سماعت مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے 25 ججوں کو نئے مقدمات دینے بند کر دئے گئے ہیں۔ ہائی کورٹ کے متاثرہ ججوں کو ڈویژن بنچوں سے بھی فارغ کیا جا رہا ہے وہ صرف سپریم کورٹ کے فیصلے سے پہلے کے فکسڈ مقدمات کی سماعت کر رہے ہیں۔

○ وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات محمد افضل خان نے کہا ہے کہ شمالی علاقوں کو موجودہ حکومت نے عملاً صوبے کا درجہ دے دیا ہے۔ اور وہاں کی ترقی کے لئے وزیراعظم نے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ شمالی علاقوں میں روزگار کے بارہ سو نئے مواقع پیدا کئے گئے ہیں اور تنخواہوں کے لئے الگ بجٹ مختص کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ناردرن ایریا کونسل کو آزاد کشمیر اسمبلی اور شمالی علاقوں کے پانچ مشیروں کو سرحد حکومت کے وزیروں کے مساوی حیثیت حاصل ہو گی۔

○ معروف قانون دان ایس۔ ایم۔ ظفر نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں آئین کی ان دفعات کی تشریح کی ہے جن کا براہ راست تعلق عدلیہ سے ہے اور میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو بامقصد تشریح کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عدلیہ سے تصادم کا راستہ اختیار نہ کرے تو سپریم کورٹ کے فیصلے سے سیاسی تلخی میں کمی آئے گی۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم والوں نے ہتھیار پھینکنے شروع کر دئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ الطاف حسین کو اسلام آباد سے معاملات طے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ برطانیہ کو الطاف حسین کے بارے میں جو ریکارڈ فراہم کیا ہے وہ اخبارات کو بھی جاری کیا جائے گا۔

○ حکومت نے کپڑے پر قرآنی آیات سے ملتی جلتی خطاطی کرنے والے ڈیزائنر کا معافی نامہ مسترد کر دیا ہے۔ اور سخت کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسا تمام کپڑا مارکیٹ سے اٹھا لیا گیا ہے۔ ڈیزائنر روپوش ہو گیا ہے۔

○ وزیراعظم کی زیر صدارت ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے فیصلہ کے مطابق انٹی کرپشن مقدمات میں ملوث تمام سرکاری ملازمین کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور اس طرح محکمہ کو مقدمہ درج کرنے کے فوری بعد ملزم کی گرفتاری کا اختیار مل گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کی وادی نیلم میں بھارتی فائرنگ سے ایک سال میں 115 افراد شہید ہوئے

مکان برائے فروخت

ایک مکان برقبہ ایک کنال اس کے پیچھے بھی ایک مکان برقبہ دس مرلہ قابل فروخت ہے۔ گیس بجلی پانی موجود ہے۔

رابطہ نصیرہ بیگم 9/10 دارالصدر غربی ربوہ

جڑی بوٹیوں سے تیار بالوں کی قدرتی غذا
عزیز ہیئر آئیل
بالوں میں چمک مہک خوبصورتی اور مضبوطی پیدا کرکے بالوں کو بڑھاتا، گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔
قیمت -/65
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ضرورت خادمہ

○ والدین کی خدمت اور گھریلو کام کے لئے ایک درمیانی عمر کی خاتون کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے علاوہ رہائش اور کھانے کی سہولت ہوگی۔ صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ اپنے کوائف نام۔ عمر۔ پتہ، فون نمبر ذیل کے ایڈریس پر 15۔اپریل تک ارسال کریں۔

ڈاکٹر مسعود احمد راجہ
مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کوڈ نمبر 50390

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون 643

برائے فروخت

● پانچ مرلہ جدید خوبصورت مکان واقع رحمان کالونی ربوہ (نزد بیت الاقصیٰ)
رابطہ
حکیم محمد اسحٰق ظفر فون 493
39/A گلی 4 رحمٰن کالونی ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

بچوں کے لئے خاص ادویات

	قیمت	
BABY TONIC	15-00	☆بے بی ٹانک' بچوں کی کمزوری سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے
BABY GROWTH COURSE	45-00	☆کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کیلئے
BED URINE COURSE	45-00	☆بچوں اور بڑوں کا پیشاب نیند میں خطا ہو جانے کی تکلیف کیلئے
DWARFISHNESS COURSE	120-00	☆قد کا چھوٹا ہونا۔ جسم کی کمزوری اور بونا پن' بچوں اور نوجوانوں کی رُکی ہوئی نشوونما کیلئے
MITTI CHOUR COURSE	35-00	☆بچوں میں مٹی کھانے کی عادت (PICA) کو چھڑانے کیلئے
ANTI CARIES FOR BABIES	30-00	☆بچوں میں دانتوں کو کیڑا لگنے (کیریز) کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس
IRREGULER TEETH CURE	20-00	☆بچوں کے بدوضع بے ترتیب دانت اُگنا
SLOW DENTITION CURE	20-00	☆بچوں کے دانت آہستہ یا تاخیر سے آگیں
YELLOW TEETH CURE	20-00	☆دانت پیلے زردی مائل ہوں
WHOQ COUGH TABS	15-00	☆بچوں کی کالی کھانسی۔ تشنجی کھانسی جس کے ساتھ قے آتی ہو
TEMPER CURATIVE SMELL	20-00	☆تند مزاج غصیلی طبیعت والے بچے اور بڑے، چڑچڑاپن دور کرکے مزاج اعتدال پر لاتی ہے

لٹریچر -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔

فون گولبازار کلینک 606(04524) ہیڈ آفس 771(04524)
کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ سیلز آفس 211283(04524) فیکس 212299(92-4524)
کیوریٹو انٹرنیشنل کلینک 211054

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے

فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534